سوال

(71) موسیقی کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موسیقی کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز آلات موسیقی وغیرہ کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے؟ کتاب و سنت کی رو سے وضاحت فرمائیں۔ جزاک اللہ خیرا (عبداللہ، رحیم یار خان)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ لقمان کے اندر اہل سعادت جو اللہ کے کلام کے سماع سے فیض یاب ہوتے ہیں ان کا ذکر کر کے پھر ان اہل شقاوت کا ذکر کیا ہے۔ جو کلام الٰہی سننے سے اعراض کرتے ہیں لیکن نغمہ و سرود، سازو موسیقی اور گانے وغیرہ خوب ذوق شوق سے سنتے ہیں بلکہ ایسے افراد بھی ہیں جو اسے عبادت سمجھتے ہیں۔

آیات قرآنی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مِنَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا أُولـٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ٦ وَإِذا تُتلىٰ عَلَيهِ ءايـٰتُنا وَلّىٰ مُستَكبِرًا كَأَن لَم يَسمَعها كَأَنَّ فى أُذُنَيهِ وَقرًا فَبَشِّرهُ بِعَذابٍ أَليمٍ ٧ ... سورۃ لقمان

"اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے (6) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں، آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے"

اس آیت کریمہ میں لفظ لَهوَ الحَديثِ کا مطلب گانا بجانا اور آلات طرب وغیرہ ہیں جیسا کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

"الغناء والله الذي لا إله إلا هو؛ يرددها ثلاث مرات"

(ابن ابی شیبہ 6/309، تفسیر ابن کثیر 3/486، ابن جریر طبری 21/62، بیہقی 10/223، مستدرک حاکم 2/411)

"اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس آیت میں لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی۔"

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"ہٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اسے تخریج نہیں کیا۔"

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام حاکم کی تصحیح کی موافقت کی ہے۔

مفسر قرآن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ :

"ہوالغناء وأشباہہ"

کہ لہو الحدیث سے مراد گانے بجانے اور اس کی مثل اشیاء ہیں۔ اس کی سند حسن ہے۔

(تفسیر ابن جریر طبری 21/61۔62، کشف الاستار (2264) ابن ابی شیبہ 6/3

10، تفسیر عبد الرزاق، الادب الفرد (786)

علاوہ ازیں جابر رحمۃ اللہ علیہ، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، مکحول رحمۃ اللہ علیہ، عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ، علی بن بذیمہ رحمۃ اللہ علیہ، سے بھی یہی تفسیر مروی ہے)

(تفسیر ابن کثیر 3/486 المنتقیٰ النفیس من تلبیس ابلیس ص :303)

آئمہ سلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ لہو الحدیث کا مفہوم آلات طرب و گانا بجانا ہے۔ لہذا ایسے آلات خریدنا جو گانے بجانے، ضلالت و گمراہی کا سرچشمہ ہوں، حرام ہیں مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے آلات سننے والے افراد کی یہ خصلت بھی ہوتی ہے کہ وہ آیت قرآنیہ کے سماع سے بھاگتے ہیں اور یہ بات عملاً دیکھی گئی ہے کہ جب کسی ڈرائیور کو جب وہ گانا بجانا لگاتا ہے۔ تلاوت وغیرہ کی کیسٹ لگانے کو کہا جائے تو وہ اس پر غصے ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات لڑ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو دردناک عذاب کی بشارت دی ہے اور جس کام پر عذاب الیم کی وعید ہو وہ کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے۔ جیسا کہ علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الکبائر" میں تصریح ہے بلکہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے کہ :

"الْكَبَائِرُ كُلُّ ذَنْبٍ خَتَمَهُ اللّٰهُ بِنَارٍ، أَوْ غَضَبٍ، أَوْ عَذَابٍ، أَوْ لَعْنَةٍ"

"ہر وہ گناہ جس کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اختتام آگ، غضب، لعنت یا عذاب کے الفاظ کے ساتھ کیا ہو وہ کبیرہ گناہ ہے۔"

تفسیر ابن جریر طبری نیز کبیرہ گناہوں کا تذکرہ سورہ نساء 31 اور سورہ نجم 32 میں موجود ہے۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أَفَمِن هٰذَا الحَديثِ تَعجَبونَ ٥٩ وَتَضحَكونَ وَلا تَبكونَ ٦٠ وَأَنتُم سٰمِدونَ ٦١ ... سورة النجم

"کیا تم اس بات (قرآن) سے تعجب کرتے ہو، اور ہنستے ہو، روتے نہیں بلکہ تم کھیل رہے ہو۔"

اس آیت کریمہ میں قرآن مجید کے سماع پر ہنسنے اور کھیلنے والوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں پر "سامدون" یعنی کھیلنے والے کی تفسیر صحابی رسول عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان کرتے ہیں۔

"هوالغناء بالحميرية, اسمدي لنا, تغني لنا"

(بیہقی 10/223 ابن جریر طبری 27/82)

"حمیری قبیلے کی لغت میں "سمد" سے مراد گانا ہے جب کوئی شخص گانا گائے تو کہتے ہیں۔ اسمدلنا"

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"هوالعناء يقول اهل اليمن سمد فلان اذا غنىٰ" (المنتقیٰ النفیس ص: 304)

"اس سے مراد گانا ہے جب کوئی شخص گانا گائے تو اہل یمن کہتے ہیں "سمد فلان"

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاستَفزِز مَنِ استَطَعتَ مِنهُم بِصَوتِكَ وَأَجلِب عَلَيهِم بِخَيلِكَ وَرَجِلِكَ وَشارِكهُم فِى الأَموٰلِ وَالأَولـٰدِ وَعِدهُم ۚ وَما يَعِدُهُمُ الشَّيطـٰنُ إِلّا غُرورًا ٦٤ ... سورة الإسراء

"ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگا اور انہیں (جھوٹے) وعدے دے لے۔ ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں"

اس آیت کریمہ میں شیطانی آواز سے مراد موسیقی آلات طرب، گانے بجانے اور رقص و سرود کی محافل میں فحش گوئی اور ہر وہ آواز ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی دعوت دیتی ہے۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"هوالغناء والمزامير" (المنتقیٰ النفیس/304) تفسیر ابن کثیر 3/56)

"اس سے مراد گانا اور مزامیر ہے۔"

قرآن مجید کی ان آیات ثلاثہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گانا، بجانا اور آلات طرب

حرام و شیطانی آوازیں ہیں۔ ان سے اجتناب لازم ہے۔ اس کے بارے میں چند ایک احادیث مرفوعہ اور آثار صحابہ ملاحظہ ہوں۔

گانے کے متعلق احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابو مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر، والحرير، والخمر، والمعازف، ولينزلن أقوام إلى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم - يعني الفقير - لحاجة، فيقولون: ارجع إلينا غدا، فيبيتهم الله، ويضع العلم، ويمسخ آخرين قردة وخنازير إلى يوم القيامة"

(بخاری کتاب الاشربۃ(5590)مع فتح الباری 10/51 تغلیق التعلیق 5/17۔ مسند الشامین 1/334(588)المعجم الکبیر (3417) بیہقی 10/221 ابوداؤد،

(4039)تہذیب السنن 5/271،تاریخ کبیر 305،10304)

"میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجے حلال ٹھہرائیں گے اور چند لوگ ایک پہاڑ کے پہلو میں اتریں گے شام کو ان کا چرواہا ان کے جانور لے کر ان کے پاس آئے گا۔ تو ان کے پاس فقیر آدمی حاجت وضرورت کے لیے آئے گا۔ اسے کہیں گے ہمارے پاس کل آنا۔ رات کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر انہیں تباہ کر دے گا۔ اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندر اور سور بنا دے گا۔ وہ قیامت تک اسی طرح رہیں گے۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ باجے گاجے حلال سمجھنے والے لوگ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔ یہاں پر بندر اور سور کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور بندر حرص میں اور سور بے حیائی میں ضرب المثل ہے یعنی حدیث میں مذکورہ صفات کے حاملین دنیا دار، شہوت پرست اور حریص ولالچی ہوں گے اور بے حیائی وبے غیرتی میں سور کی مثل ہوں گے۔

2۔ یہ حدیث دوسری سند سے ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ليشربن ناس من أمتي الخمر، يسمونها بغير اسمها، يعزف على رءوسهم بالمعازف والمغنيات، يخسف الله بهم الأرض، ويجعل منهم القردة والخنازير)"

(ابن ابی شیبہ 8/107، ابن ماجہ (4020)تاریخ کبیر 1/305، مواد الظمان، (1384) بیہقی 10/221، 8/295، طبرانی کبیر (3419)تاریخ جرجان للسہمی

ص: 116، 511، تغلیق التعلیق 5/20، 21، شعب الایمان وکتاب الاداب للبیہقی مسند احمد 5/342، ابوداود مختصراً(3688)

"البتہ ضرور میری اُمت کے لوگ شراب پیئں گے اس کا نام بدل دیں گے۔ (جیسے وہسکی وغیرہ) ان کے سروں پر گلوکارائیں اور آلات طرب بجائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض افراد کو بندر اور سور بنا دے گا۔"

3۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن الله حرم على أمتي الخمر والميسر والمزر والكوبة والقنين وزادني صلاة الوتر"

(مسند احمد 172، 171، 167، 2/165، ابوداود(3685) بیہقی 222، 10/221

، کتاب المعرفۃ والتاریخ 2/519)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر شراب، جوا، گیہوں کی نبیذ، طبلہ اور سارنگی حرام کر دیئے ہیں۔ اور نماز وتر مجھے زائد عطا کی ہے۔"

4۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ:

"إن الله حرم عليكم الخمر والميسر والكوبة" وهو الطبل وقال: "كل مسكر حرام"

(مسند احمد 350، 274، 1/289، کتاب الاشربہ لاحمد (194، 193)ابوداود(3696) بیہقی 10/221، تحفۃ الاشراف 5/197، طبرانی کبیر، 12/101

102، دار قطنی 3/7)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب اور جوا، اور طبلہ حرام کیا ہے اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

5۔ "وعن نافع قال: (سمع ابن عمر مزمارًا- قال- فوضع أصبعيه على أذنيه ونأى عن الطريق، وقال لى: يانافع هل تسمع شيئًا؟ قال فقلت لا قال فرفع أصبعيه من أذنيه وقال: كنت مع النبى- صلى الله عليه وسلم- فسمع مثل هذا فصنع مثل هذا"

(ابوداود (4925) بیہقی 10/22، المنتقیٰ النفیس ص 304، موارد الظمان 2013 مسند احمد 38، 2/8، تحریم النرد للاجری (64) حلیۃ الاولیاء 6/129، السماع لابن طاہر/59 طبرانی صغیر 1/13)

"نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بانسری کی آواز سنی تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ دیں اور راستے سے ہٹ گئے اور مجھے کہا اے نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تو کوئی آواز سن رہا ہے۔ میں نے کہا نہیں تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے اٹھالیں اور فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کی آواز سنی اور ایسا ہی کیا۔"

6۔ "عَن عِمْرَانَ بنِ حُصَينٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسفٌ وَمَسخٌ وَقَذفٌ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ المُسلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ القَينَاتُ وَالمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الخُمُورُ"

(ترمذی (2212) ابن ابی الدنیا فی دم الملاھی صحیح بشواہدہ)

"عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں زمین کے اندر دھنسنا، صورتیں بدلنا اور بہتان بازی پیدا ہوگی۔ مسلمانوں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کب؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گلوکارائیں اور طبلے سارنگیاں عام ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔"

اس کی مزید تائید عبدالرحمٰن بن سابط تابعی کی مرسل روایت سے بھی ہوتی ہے جو ابن ابی شیبہ 15/164 اور ابن ابی الدنیا میں موجود ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے جو المحلیٰ لابن حزم 9/58 وغیرہ میں بھی اسی طرح مروی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

7۔ "وإنما نهيت عن صوتين أحمقين فاجرين: صوت عند نغمة لهو ولعب ومزامير شيطان وصوت عند مصيبة"

(طبقات ابن سعد 1/138، ترمذی (1005) مسند طیالسی (1683) حاکم 4/40،

الاربعین للاجری/117، مسند ابی یعلیٰ المنتقیٰ والنفیس، 305، شرح السنۃ 5/431، امام بغوی فرماتے ہیں۔ "ھذا حدیث حسن" یہ حدیث حسن ہے)

"مجھے دو بری ترین آوازوں سے روکا گیا ہے۔

1۔ خوشی کے وقت بانسری کی آواز۔

2۔ مصیبت کے وقت رونے کی آواز (یعنی نوحہ گری وغیرہ)

یہی حدیث انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند بزار(795)میں موجود ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے الترغیب والترہیب 4/350 میں امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد 3/13

میں مسند بزار سے نقل کر کے اس کے رداۃ کی توثیق کی ہے اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے المنتقیٰ النفیس۔ 305 وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

8۔ "عن ابی ہریرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم "نہی عن ثمن الکلب وکسب الزمارہ "

(شرح السنۃ 8/23(2038) بیہقی 6/126، تفسیر بغوی علی حامشیں الخازن

5/214، غریب الحدیث لابی عبید 1/341)

"ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گلوکارہ کی کمائی سے منع کیا ہے۔"

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر اوپر قرآنی آیات کی تفسیر میں گزر چکا ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل احادیث مرفوعہ کے ضمن میں بیان ہوا ہے ان کا ایک اور اثر ملاحظہ ہو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى السُّوقِ، فَمَرَّ عَلَى جَارِيَةٍ صَغِيرَةٍ تُغَنِّي، فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَوْ تَرَكَ أَحَدًا لَتَرَكَ هَذِهِ "

(الادب المفرد(784)ابن ابی الدنیا 156/1 قلمی، بیہقی 10/323، شعب الایمان)

"عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا۔ آپ ایک چھوٹی سی بچی کے پاس سے گزرے۔ وہ گانا گا رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً شیطان اگر کسی کو چھوڑتا تو وہ اس بچی کو چھوڑ دیتا۔"

2۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اثر

اُم علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

ن أم علقمة "أن بنات أخي عائشة ختن فقيل لعائشة ألا ندعو لهن من يلهيهن قالت بلى، فأرسلت إلى فلان المغني فأتاهن، فمرت عائشة في البيت فرأته يتغنى ويحرك رأسه طرباً وكان ذا شعر كثير- فقالت أف شيطان أخرجوه أخرجوه"

(الادب المفرد(1247) بیہقی 10/223،224، نزہۃ الاسماع ص:61 سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ 2/358)

"عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی کی بیٹیوں کا ختنہ کیا گیا تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کیا ہم ان بچیوں کے لیے کسی ایسے فرد کو دعوت دیں جو انہیں کھیل میں مشغول کردے۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں۔ عدی نامی آدمی کو پیغام دیا گیا وہ آیا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اس کے پاس سے) گھر میں سے گزریں۔ اسے دیکھا تو وہ گا رہا تھا اور جھوم جھوم کر سر ہلا رہا تھا اور وہ گھنے بالوں والا تھا۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا افسوس یہ تو شیطان ہے اس کو نکال دو۔ اس کو نکال دو اور ایک روایت میں ہے۔ انھوں نے اس کو نکال دیا۔"

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ فَٱجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٩٠ ... سورة المائدة

"اے ایمان والو! شراب، جوا، آستانے اور فالنامے کے تیر پلید ہیں۔ شیطانی کام سے ہیں ان سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔"

اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

"هِيَ فِي التَّوْرَاةِ: إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الْحَقَّ لِيُذْهِبَ بِهِ الْبَاطِلَ، وَيُبْطِلَ بِهِ اللَّعِبَ وَالزَّفْنَ وَالْمَزَامِيرَاتِ وَالْمَزَاهِرَ وَالْكَبَّارَاتِ. زَادَ ابْنُ رَجَاءٍ فِي رِوَايَتِهِ: وَالتَّصَاوِيرَ وَالشِّعْرَ وَالْخَمْرَ، فَمَنْ طَعِمَهَا أَقْسَمَ بِيَمِينِهِ وَعِزَّتِهِ: لَمَنْ شَرِبَهَا بَعْدَمَا حَرَّمْتُهَا لَأُعَطِّشَنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ تَرَكَهَا بَعْدَمَا حَرَّمْتُهَا سَقَيْتُهُ إِيَّاهَا مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ"

"یہ بات تورات میں ہے یقیناً اللہ تعالیٰ نے حق اتارا تاکہ اس کے ذریعے باطل ختم کردے اور اس کے ذریعے کھیل و تماشے ناچ، بانسریاں، سارنگیاں، ڈھولکیں، تصویریں، برے شعر اور شراب کو باطل قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت و عزت کی قسم کھائی ہے کہ جس نے اس کو میرے حرام کرنے کے بعد پیا۔ میں اسے قیامت کے روز ضرور پیاسا رکھوں گا اور جس نے اسے میرے حرام کرنے کے بعد ترک کردیا میں اس کو جنت سے یہ پلاؤں گا۔"

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"وقال الإمام ابن الجوزي في كتاب تلبيس إبليس : (اعلم أن سماع الغناء يجمع شيئين : أحدهما أنه يلهي القلب عن التفكير في عظمة الله - سبحانه -، والقيام بخدمته والثاني : أنه يميله إلى اللذات العاجلة التي تدعو إلى استيفائها من جميع الشهوات الحسية، ومعظمها النكاح، وليس تمام لذته إلا في المتجددات، ولا سبيل إلى كثرة المتجددات من الحل، فلذلك يحث على الزنا" (المنتقى النفيس۔ 289)

"گانا سننا دو چیزوں کو جمع کرتا ہے۔ ایک تو دل کو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں غور کرنے اور اس کی خدمت میں قائم رہنے سے غافل کر دیتا ہے اور دوسرے دل کو جلد حاصل ہونے والی لذتوں کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ اور ان کے پورا کرنے کی ترغیب دیتا ہے ہر قسم کی حسی شہوتیں پیدا کرتا ہے جن میں بہت بڑی شہوت نکاح ہے اور نکاح کی پوری لذت نئی نئی عورتوں میں ہے اور نئی عورتوں کی کثرت حلال ذریعے سے حاصل ہونا دشوار ہے۔ لہٰذا انسان کو زنا پر برانگیختہ کرتا ہے۔"

مندرجہ بالا آیات، احادیث صحیحہ و آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ گانے بجانے کے آلات یعنی طبلے، سارنگیاں، بانسریاں، ڈھولکیں، باجے گاجے طنبورے، ڈفلیاں، تونبے، ڈگڈگیاں اور سائرن شرعاً حرام و ناجائز ہیں۔ پھر ان پر رقص و سرود کی محافل قائم کر کے گانے گانا جو کہ انسانی شہوت کو بھڑکانے اور انہیں لذات کی طرف مائل کرنے کا بھرپور سامان ہے۔ ان کی خرید و فروخت قطعاً درست نہیں۔ (مجلۃ الدعوۃ فروری 1998ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الادب۔صفحہ نمبر551

محدث فتویٰ